قبر پر پھول اور سبزہ اُگانے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul 2601 تاریخ: 01-09-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قبر پر پھول اور سبزہ لگانے کے لیے بیج وغیرہ قبر پر ڈال سکتے ہیں؟ بیج ڈالنے سے قبر کو کوئی نقصان نہیں ہوتا اور نہ ہی قبر کے اوپر مٹی کھودی جاتی ہے۔ لہذا شرعی رہنمائی فرمادیں کہ ایسا کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

قبر پر جو گھاس یا پھول لگائے گئے ہیں، ان کی جڑ سے قبر یا میت کو کوئی نقصان وغیرہ نہیں پہنچتا، تو ایسے پھول یا گھاس لگانا، جائز ہے، کیونکہ قبروں پر اگنے والے پودے جب تک تر رہتے ہیں، اللہ عزوجل کی تسبیح کرتے رہتے ہیں، جس سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے اور اس عمل کی وجہ سے اللہ پاک سے امید ہے کہ اگر میت کو عذاب ہو رہا ہو، تو اس عذاب میں کمی فرمائے گا۔ ان پودوں کی تسبیح سے اللہ پاک کی رحمت کا نزول ہوتا ہے، اسی لیے بلاوجہ شرعی قبرستان سے تر گھاس کو اکھاڑنا، کاٹنا ممنوع و مکروہ ہے، چونکہ قبروں پر تر پودوں کا ہونا شریعت مطہرہ کو مطلوب و مستحسن ہے، لہذا پوچھی گئی صورت میں قبر کو نقصان پہنچائے بغیر قبروں پر پھول یا سبزہ لگانے کے لیے بیج ڈال سکتے ہیں۔

قبروں پر سبزے کا ہونا شریعت مطہرہ کو مطلوب و پسند ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے: ”عن ابن عباس

قال :مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحائط من حیطان المدینة او مکة فسمع صوت انسانین یعذبان فی قبورھما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعذبان و ما یعذبان فی کبیرثم قال بلی کان احدھا لا یستتر من بولہ و کان الآخر یمشی بالنمیمة ثم دعا بجریدة فکسرھا کسرتین فوضع علی کل قبر منھما کسرة فقیل لہ یارسول اللہ لم فعلت ھذا؟قال لعلہ یخفف عنھما ما لم ییبسا"ترجمہ:روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ یامکہ مکرمہ کے باغات میں سے ایک باغ کے پاس سے گزرے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوانسانوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:انہیں عذاب دیا جارہا ہے اور کسی بڑے سبب سے عذاب نہیں دیا جارہا، پھر فرمایا: ان میں سے ایک آدمی، تو اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتا تھااور دوسرا چغل خوری کرتا تھا، پھر کھجور کی ترشاخ منگوا کر دو ٹکڑے کیے اور ہر قبر پر ایک ٹکڑا رکھا، صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !آپ نے ایسا کس لیے کیا؟ فرمایا جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی، ان کے عذاب میں تخفیف ہو گی۔

(صحیح البخاری، حدیث216، صفحہ38، مطبوعہ مکة المکرمہ)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:" **استحب العلماء قراءة القرآن عند القبر لھذا الحدیث اذ تلاوة القرآن اولی بالتخفیف من تسبیح الجرید**، وقد ذکر البخاری ان بریدة بن الحصیب الصحابی اوصی ان یجعل فی قبرہ جریدتان فکأنہ تبرک بفعل مثل رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم "ترجمہ: **علمائے کرام نے قبر کے پاس قرآن شریف پڑھنا، مستحب قرار دیا ہے، کیونکہ قرآن شریف کی تلاوت، عذاب کو کم کرنے میں ترشاخوں کے تسبیح کرنے سے زیادہ اَوْلیٰ ہے** اور بخاری نے ذکر کیا کہ بریدہ بن حصیب صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی کہ ان کی قبر پر کھجور کی دو شاخیں لگا دی جائیں، گویا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے برکت لینا چاہی۔

(مرقاة المفاتیح، جلد1، صفحہ53، مطبوعہ کوئٹہ)

اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے شیخ الحدیث غلام رسول رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں پر سبزہ لگانا، جائز ہے، کیونکہ ہر تر شے تسبیح کرتی ہے۔ **اس لیے بریدہ اسلمی نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر کھجور کی دو سبز شاخیں رکھی جائیں۔ اس سے تخفیفِ عذاب ضرور ہے۔**" **(تفهيم البخاری، جلد1، صفحہ366، مطبوعہ تفہیم البخاری، پبلیکیشنز)**

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مراۃ المناجیح میں فرماتے ہیں: "**سبزہ کی تسبیح کی برکت سے عذاب قبر میں تخفیف ہوتی ہے۔**" **(مرآۃ المناجیح، جلد3، صفحہ377، مطبوعہ قادری پبلشرز)**

قبرستان میں تر گھاس کی وجہ سے میت کو انسیت اور میت کا عذاب دور ہوتا ہے، جیسا کہ فتاوی بزازیہ میں ہے: "قطع الحشيش من المقابر يكره لانه يسبح و يندفع به العذاب من الميت او يستانس به الميت "ترجمہ: قبرستان سے تر گھاس کاٹنا مکروہ ہے، کیونکہ وہ تر گھاس اللہ پاک کی تسبیح بیان کرتی ہے اور اس کی وجہ سے میت کا عذاب دور ہوتا ہے اور میت کو اُنسیت حاصل ہوتی ہے۔

(فتاوی بزازیہ، جلد2، صفحہ477، مطبوعہ کراچی)

قبر پر تر گھاس کو کاٹنا، مکروہ ہے اور قبر پر تر گھاس لگے رہنے سے میت کو انسیت حاصل ہوتی ہے، جیسا کہ علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "**يكره أيضا قطع النبات الرطب والحشيش من المقبرة دون اليابس كما في البحر والدرر وشرح المنية** وعلله في الامداد بانه مادام رطبا يسبح الله تعالى فيونس الميت و تنزل بذكره الرحمة "ترجمہ: تر گھاس کا مقبرے سے کاٹنا بھی مکروہ ہے، خشک گھاس کا نہیں، جیسا کہ بحر، درر اور شرح منیہ میں ہے، امداد میں اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ جب تک یہ پودا تر رہتا ہے، اللہ پاک کا ذکر کرتا ہے، جس سے میت کو انسیت ہوتی ہے اور اس کے ذکر سے رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ **(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد3، صفحہ184، مطبوعہ کوئٹہ)**

قبر پر شاخ رکھنے کے متعلق مختلف احادیث کریمہ بیان کرنے کے بعد، فتاوی صدر الافاضل میں سید نعیم

الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اب ان چاروں حدیثوں سے ثابت ہو گیا کہ **سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز شاخیں قبروں پر لگائیں اور ان سے تخفیف عذاب کی امید دلائی**، تو بے شک ترشاخوں کا قبروں پر لگانا، کم از کم مستحب ثابت ہوا۔“

(فتاوی صدر الافاضل، صفحہ 301، مطبوعہ مکتبہ اعلی حضرت، لاھور)

فتاوی ملک العلماء میں ہے: ”علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعض علماء نے قبر پر قرآن شریف پڑھنے کے جواز پر شاخ خرما والی حدیث سے استدلال کیا ہے، جس میں مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاخ خرما کو دو نصف کیا اور ایک نصف ایک قبر پر اور دوسرا نصف دوسرے پر نصب کیا اور فرمایا کہ جب تک یہ دونوں تر رہیں، **اللہ پاک ان دونوں مردوں پر عذاب میں تخفیف فرمائے گا۔ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا اور کہا کہ اس حدیث سے قبر پر درخت کا نصب کرنا اور قرآن شریف پڑھنا، مستفاد ہوتا ہے کہ جب شاخ درخت کی وجہ سے تخفیفِ عذاب ہو، تو قرآن مجید کے مفید ہونے کا کیا کہنا**۔۔۔ نباتات جس وقت تک سبز رہتی ہیں، خدا کی تسبیح کرتی ہیں، اور اس سے میت کو انس حاصل ہوتا ہے، **اس لیے قبرستان سے سبز گھانسوں کا اکھاڑنا، کاٹنا ممنوع و مکروہ ہے**۔“

(فتاوی ملک العلماء، صفحہ 375، 377، مطبوعہ شبیر برادرز، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

04 صفر المظفر 1444ھ / 01 ستمبر 2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے